سوال

ئلے کی حقیقت 15؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہتے ہیں میرے ایک دوست حضور اکرم ﷺ کے نور ہونے کی دلیل پیش کرتے ہیں یہ کہنے لگے کہ جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی نماز جنازہ کسی نے نہیں پڑھائی کیونکہ حضور ﷺ نور تھے اور نور کی نماز جنازہ میں امام نہیں ہوتا بلکہ بشر کی نماز جنازہ امام پڑھاتا ہے جو کہ خود بشر ہوتا ہے جب میں نے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اور اس کے مطابق ہم بالترتیب جواب تحریر کرتے ہیں۔

ا تھی؟

ں شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ ایک امام کی اقتدا میں نہیں پڑھی گئی بلکہ الگ الگ اور چھوٹے چھوٹے گروپوں میں صحابہ کرامؓ حجرہ مبارکہ میں داخل ہوتے اور نماز ادا کرتے۔ اس کا سبب کیا تھا؟ اس سلسلے میں حافظ ابن کثیر نے امام بیہقی کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے

رنے ہی ایک دوسری وجہ یہ بھی بیان کی ہے کہ اس طرح پر شخص براہ راست آپ ﷺ کی نماز پڑھتا اور پھر مرد' عورتیں اور بچے الگ الگ اسی طریقے سے نماز پڑھ سکتے تھے۔ اس طرح تکرار بھی مقصود تھا' تاکہ یہ سلسلہ جاری رہتا۔

ثیرؒ نے یہ بھی فرمادیا کہ' ویکون باب التعبد الذی یعسر تعقل معناہ'' یعنی ان امور تعبدیہ میں سے ہے جن کی حکمت عملی طور پر معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ جس طرح ہمارے سامنے صورت حال آئے اسی کے مطابق اسے قبول کرلینا چاہیئے۔

ے یہاں نور و بشر کی تو کوئی بات ہی نہیں اور نہ جنازے کے اس طریقے کا تعلق اس بات سے ہے کہ چونکہ آپ ﷺ نور تھے اس لئے کوئی بشر آپ کی نماز جنازہ نہیں پڑھا سکتا تھا۔ پھر تو یہ سوال بھی کیا جاسکتا ہے کہ صحابہ کرامؓ جو بشر تھے پھر وہ نور کی نماز پڑھ بھی نہیں سکتے تھے۔ یہ بالکل جاہلانہ بات ہے، ائمہ دیر

سرا سوال یہ سامنے آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نور تھے یا بشر کے لبادے میں نور تھے۔ آپ کے دوست کا یہ کہنا بھی عجیب ہے کہ آپ ﷺ کھانا اس لئے کھاتے تھے کہ بشر کے لبادے میں نور تھے یا لڑائیوں میں زخمی اس لئے ہوئے کہ بشر کے ''لبادے'' میں نور تھے آکر قرآن وسنت کے دلائل کے بغ

ف ۱۱۰' سورہ حم السجدہ آیت ۶' سورہ شوریٰ آیت ۵۱۔

ت ۹۳ کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

یل ۹۰۔۹۳)

یعنی انسانی لبادے میں نہیں بلکہ فرمایا

میں انسان ہوں اور جو مطالبے تم کر رہے ہو یہ تو اللہ ہی پورے کرسکتا ہے مجھ میں انہیں پورا کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

، میں رسول اللہ ﷺ کے لئے دوسرا جو لفظ سب سے زیادہ استعمال کیا گیا اور جس لفظ کے ساتھ آپ کو عزت وشرف عطا کی گئی' وہ لفظ ''عبد'' ہے معراج کے واقعہ کا ذکر کیا ہے' تو فرمایا

ہ ذات جو اپنے عبد (بندے) کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی۔''

ے نزول کا ذکر آیا اور کفار کو اس جیسی کتاب' دس آیتیں یا ایک آیت ہی لا کر پیش کرنے کا چیلنج کیا گیا تو وہاں بھی لفظ ''عبد'' کا استعمال کیا گیا۔ فرمایا:

''اگر تم اس چیز کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے عبد (بندے) پر نازل کی تو اس جیسی ایک سورت ہی بنا کر لے آؤ'' (البقرہ: ۲۳)

رے خیال میں مسلمانوں کا کوئی ایسا فرقہ نہیں جو نبی کریم ﷺ کی بشریت یا عبدیت کا انکار کرتا ہو۔ کیونکہ قرآن کی صریح آیات کا انکار کوئی مسلمان کیسے کرسکتا ہے۔ ہاں یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ آپ خیر البشر افضل البشر وسید البشر ﷺ ہیں۔ کوئی انسان آپ کے مقام کو نہیں پہنچ سکا اور نہ اس کا تصور بھی

ت کی معرکۃ آراء کتاب ''بہار شریعت'' میں بھی واضح طور پر یہ فتویٰ دیا گیا ہے کہ:

ں بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائیکہ بھی رسول ہیں۔''

گے پھر لکھتے ہیں:

ہ بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا نہ کوئی عورت''

ص ۹)

کوئی دوسرا ''بشر'' کا لفظ استعمال کردے تو گستاخ اور بے ادب ٹھہرتا ہے مگر آپ کے اپنے اکابر لکھ دیں تو ان کے بارے میں بھی کچھ فرمائیے۔ اس کے بعد تو یہ نور اور بشر کی بحث ختم ہوجانی چاہیئے تھی۔

تیسری بات یہ کہ حضرت موسیٰ اپنے رب کی تجلی برداشت نہ کرسکے اور حضور ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا' لہٰذا ثابت ہوگیا کہ آپ ﷺ نور تھے۔ یہ بھی عجیب وغریب قسم کا ثبوت ہے۔ نور اگر نور کو دیکھ لیتا ہے تو یہ کوئی کمال نہیں۔ جیسے اگر کوئی انسان کسی انسان کو دیکھ لیتا ہے تو اس میں کون سی برائی یا عجو

، یہ بات کہ نبی کریم ﷺ نے معراج کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی زیارت کی' یہ بات اپنی جگہ بحث طلب ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو جو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا' وہ قلبی تھا یا آنکھوں کے ساتھ۔ حضرت عائشہ اور ائمہ کی ایک بڑی تعداد کی رائے ہے کہ قیامت کے دن سے پہلے کوئی بھی ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی زیارت ن

رِکُہُ الأَبصٰرُ

یں اسے دیکھ نہیں سکتیں۔''

و اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دیدار الٰہی کیا' ان میں سے کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں کہ یہ اس لئے تھا کہ آپ ﷺ نور تھے اور نور نے نور کی زیارت کی۔ یہ ساری بے علمی اور جہالت کی باتیں ہیں۔

چوتھی بات یہ کہ حضرت آدم اور مائی حوا نے حضور اکرم ﷺ کے نور کے وسیلے سے دعا مانگی۔ یہ بھی بے اصل و بے ثبوت بات ہے۔ یہ لوگ بالکل من گھڑت اور جھوٹی روایات پیش کر کے عقیدہ توحید کی بنیادیں کھوکھلی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب ایک بات قرآن حکیم میں واضح طور پر آ گئی ہے۔ اس

قرآن نے حضرت آدم کا یہ واقعہ ایک سے زیادہ مقامات پر بیان کیا اور کسی جگہ جو معافی مانگی اس میں انہوں نے نہ تو حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر کیا اور نہ آپ ﷺ کا نام کسی ستارے میں لکھا ہوا دیکھا۔ اسکے برعکس قرآن نے حضرت آدم اور حضرت حوا کی وہ دعا لفظ بہ لفظ نقل لی ہے جو انہوں نے اللہ سے معا

ا رَبَّنا ظَلَمنا أَنفُسَنا وَإِن لَم تَغفِر لَنا وَتَرحَمنا لَنَكونَنَّ مِنَ الخـٰسِرينَ ٢٣... سورة الاعراف

نوں نے کہا اے رب ہمارے ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

اب اگر حضرت آدم اور ان کی بیوی نے دعا میں حضور ﷺ کا حوالہ دیا ہوتا یا آپ کے نور کے وسیلے سے دعا کی ہوتی تو کیا نعوذ باللہ قرآن میں جان بوجھ کر اسے چھوڑ دیا گیا اور اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ یہ عقیدے کا مسئلہ ہے اور اس میں قرآن نے ہر بات واضح طور پر بیان کی ہے اور پھر حضرت آدم کی توبہ

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص 87

محدث فتویٰ